قیمت سالانہ تین روپیہ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۷ مئی ۱۹۱۸ء | نمبر ۲۰

گلدستہ اخبار

اطلاع کی جاتی ہے کہ فنلینڈ میں ڈیوک آف میکلنبرگ بادشاہ جرمنی کی طرف سے مقرر کیا جائیگا۔

پوپ نے تمام اپنے پادریوں کو مجبور کیا ہے کہ وہ آشتی اور صلح کے لئے ۲۹ جون کو ایک خاص اس عمل میں لائیں۔

۱۰ مئی کو بمبئی اس میں ٹرین کی بیل دان میں تنگبھدرا اور دوسرے چوٹ سٹیشنوں کے درمیان آگ لگ گئی۔

جو غیر جبڑی شدہ اشیاء اسے چور کو جا رہی تھیں وہ جل گئیں نقصان بہت نہیں ہوا۔

حضرت آنر سر مائیکل اوڈوئیر گورنر جنرل صاحب بہادر پنجاب شملہ جا پہنچے ہیں۔

برلن (واقع جرمنی) کی میونسپل (۸) کے کھانے میں جس میں ایک ہزار ٹن اناج جمع تھا کسی مخفی طور پر آگ لگ گئی۔

اسی طرح اوکسٹریپ واقع ویسٹ فیلیا کے نزدیک پندرہ ہزار ایکڑ جنگل میں آگ لگ گئی۔

کیف واقعہ روس میں جرمن روسیوں کو جبراً بھرتی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یوکرین میں کیڈٹوں اور اکٹوبرسٹوں کی ایک نئی گورنمنٹ بن گئی ہے جس کا وزیر اعظم ڈستی صاحب ہے

مرلیگیا جو لوگ بھاگ کر آئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بیشمار جرمن فوج حال ہی میں مغربی محاذ پر بھیجی گئی ہے۔

ڈورٹمبرگ ڈائیٹ میں وزیر مال نے کہا ہے کہ جرمن کے تجارتی تعلقات کو از سر نو بحال کرنے کے لئے پشتوں کی محنتوں کی ضرورت ہے۔

سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا اور شانہ صحیح سلامت لندن پہنچ گیا ہے۔

نیو انڈیا اخبار رسالہ کے ابہسے میں پ[illegible] ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں جو اپیل کی تھی وہ ۱۳ مئی کو کونسل میں داخل ہوگئی ہے۔

ہانٹینگرو میں سخت کال ہے ۳۳۰۰ آدمی قحط سے فوت ہوگئے ہیں۔ بھوکوں نے آسٹریا کی خوراک کی بار برداری پر حملہ کیا۔ اس پر آسٹریوں نے عورتوں اور بچوں کو قتل کر کے چھوڑ دیا۔

ترکی سپاہ یونان پر سخت ظلم کر رہی ہے۔ حال میں ۱۵ لاکھ آدمی تھریس اور ایشیائے کوچک سے جلا وطن کر دئیے

جرمن جارحانہ حملوں میں ناکامیابی کے سبب سے قیصر جرمن پر سے جارحانہ حملوں کی ذمہ داری ہٹانے کی کوشش کیجا رہی ہے۔

ایک سرکلر میں لکھا تھا کہ قیصر یہ حملے کرانا چاہتا تھا مگر وہ لوڈنڈارف ہنڈنبرگ اور ولیعہد کی مرضی کے مطیع ہوگیا۔ مگر یہ سچ نہیں ہے۔

قیصر کا منشا تھا کہ یہ جارحانہ جنگ قیصر کے نام سے نامزد ہو

تار برقیات

مغربی میدان

لنڈن ۱۳ مئی۔ گذشتہ شب کا فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ ایوی کے جنوب میں دونوں طرف سے خاصی گولہ باری ہوتی رہی۔ ہمارے بم پھینکنے والے ہوائی جہازوں نے ۱۰ و ۱۱ مئی کو دشمن کے ریلوے سٹیشنوں امیونس۔ تھاؤن۔ فلیوی لے مارٹل کی چھاؤنیوں پر ۲۰۰۰ کیلوگرام بم پھینکے جس سے متعدد مقامات میں آگ لگ گئی۔ ہمارے تعاقب کرنے والے ہوائی جہازوں نے ۱۰ مئی کو دشمن کے دو جہاز نیچے اتار لئے اور دو کو سخت نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ ایک بے تار کی خبر اس امر کی تصدیق کرتی ہے کہ دشمن نے گریولنے پارک میں قدم جمائے ہیں۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ رائٹر کا کارسپانڈنٹ مقیم برٹش صدر مقامات آج تار دیتا ہوا کہتا ہے کہ آنزر جنگی محاذ پر موسم اچھا نہیں ہے۔ دشمن اپنے ترمیم شدہ پروگرام اور ٹائم ٹیبل سے بہت دور پیچھے رہ گیا ہے۔ ایک جرمن افسر کی ڈائری میں جو گرفتار ہو گیا تھا یہ درج ہے کہ البرٹ کے نزدیک ایک بڑا حملہ کرنے کی جو تجویز کی گئی تھی۔ وہ اس لئے ترک کر دی گئی تھی کہ دوسری بحری ڈویژن البرٹ میں گھسی تھی اور اس نے بلوہ عام بپا کر دیا تھا۔ اسی ڈائری میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہمارے ہوائی جہازوں نے جو دشمن پر ایک دن لگائی تھی اور جس میں بہت سے آدمی دشمن کے کام آئے تھے اس پر بہت افسوس اور نالہ ظاہر کیا گیا ہے۔

ہلاک شدوں کی پوری فہرست جو دستیاب ہو سکی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن کے جارحانہ حملہ کے ابتدائی دنوں میں جو بھاری نقصان ہوا ہے اس کی نسبت جرمن بے تار کی پیغام رسانی کے بیانات بہت ہی مبالغہ آمیز ہیں۔ ۵۶ ویں ڈویژن میں سے جس کی بابت جرمن بے تار کی خبر ہے کہ وہ قریباً سب ہلاک ہو گیا ہے۔ صرف ۳ افسر اور ۴۲۵ آدمی مارے گئے زخمی ہوئے یا گرفتار ہو گئے ہیں۔

فرانسیسی فوج نے جو دیو بیک کے تنگ جگہ میں جنگ کر رہی تھی۔ ڈکیبس جھیل سے لے کر ونٹ کمیل کے مغربی دامن تک جنوب کی طرف دھاوا کر کے بڑی بھاری کامیابیاں حاصل کیں۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ فرانسیسی مظہر ہے اویرے کے شمال اور جنوب میں بعض مقامات پر دونوں جانب سے گولہ باری ہوتی رہی۔ ہمارے دستے مقام سومنی واقعہ لورین کی شمالی جرمنی لائنوں میں گھس آئے اور آدمی گرفتار کر کے واپس آ گئے۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ ایک برٹش مراسلہ راوی ہے وادی سوم۔ قلعہ ووائر البرٹ میں اور لوکس اور نیپ جنگل کے درمیان دشمن کی آتشباری ہوتی رہی۔

آسٹریا کی مشکلات

لنڈن ۱۱ مئی۔ آسٹریا ہنگری ہر دو میں حالت پُر خطر ہے۔ جرمنی اخبارات اس امر کی پیشگوئی کرتے ہیں کہ آسٹریا کا وزیر اعظم مستعفی ہو جائیگا۔ کیونکہ وہ شمالی سلاو شورش اور دیگر قومی مسائل کے متعلق غیر منفک مشکلات میں پھنسا ہوا ہے۔ ایک سلاو وزیر نے اس سبب سے استعفیٰ دیا ہے کہ سلاو باشندوں کے خلاف سخت دھمکیاں دی گئی تھیں اور ناروا برتاؤ ان کے ساتھ کیا جا رہا تھا۔ ہنگری کے بارے میں یہ خبر ہے کہ ایک اعلان میں جو وزیر اعظم نے شایع کیا ہے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ہر رائے دہندہ پر لازم ہے کہ وہ ہنگرین زبان پر حاوی ہو۔ اس اعلان سے بہت سے سلاو باشندے رائے دہندگی کے حقوق سے محروم ہو گئے ہیں۔

سائبیریا کے کاساک

لنڈن ۱۳ مئی ہاربن جنرل سیمیناف نے ایک مراسلہ شایع کیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ جس پل کو بولشیویکوں نے جلا دیا تھا۔ اس کو اس نے از سر نو تیار کر لیا ہے اور خود دریا سے پار ہو گیا۔ اب جنرل سیمیناف کا قبضہ اٹیدیانوسک پر ہے۔ وہ کہتا ہے کہ عام ہمدردی کی نظر سے کام کر رہا ہوں اور اس نے ایک اعلان شایع کیا ہے جس میں جھیل بیکال کے پار کے اشخاص کو اس امر کا یقین دلایا ہے کہ اس کی یہ تحریک انقلاب کے خلاف نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد ہے کہ جائز انتظام کو از سر نو بحال کر دے۔ سائبیریا کے بہت سے روسی سپاہی جنرل سیمیناف سے آملے ہیں۔ وہ سپاہی کہتے ہیں کہ بولشیویکوں کی طبیعت کے سبب سے عام بے چینی کی وجہ سے روس کی حالت ایسی تحریک کے لئے عمدہ ہوتی جا رہی ہے۔

لنڈن ۱۳۔ ماسکو ۲ مئی کی خبر ہے یوم مئی کی تقریب پر بہت سے پولیٹکل اور مجرم قیدی رہا کر دیئے گئے تھے۔ جن میں سابق وزیر جنگ جنرل سوخوملیناف اور روزناک اور کئی فوجوں کے وزیر بھی شامل ہیں۔ ماسوائے ان لوگوں کے جن پر سخت بلوہ اور خیانت کا الزام لگایا گیا تھا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح ابن اللہ اور انسان ابن اللہ

(۲)

خداوند مسیح نے خدا کی ابویت اور اپنی ابنیت اور انسان کی ابنیت کو نہ صرف تعلیم اور اپنے کاموں سے ہی اپنے شاگردوں پر اور ان کے اور اپنی روح پاک کے وسیلہ سے ہر زمانہ کے مسیحیوں پر ظاہر ہی کر دیا بلکہ اس نے اپنی ہی شخصیت میں اس امر کو منکشف کر کے حقیقی کر دکھایا کہ انسان میں خدا کے فرزند یا بیٹے بننے کی قابلیت اور لیاقت بھی ہے۔ اور یوں وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ثابت ہوا۔ خداوند مسیح کے اس خیال کی بنیاد یہ ہے کہ انسان نہ صرف خدا کا مخلوق ہی ہے۔ بلکہ وہ خدا کا فرزند بھی ہے۔ اور مسیح نے اپنے خدا کے بیٹے ہونے کا دعوے اور ثبوت اس لئے دیا کہ وہ اسی تعلق کا تقاضا اور دعوے انسان کے لئے بھی کرے۔ اس نے یہ بتا دیا کہ خدا اور انسان در اصل ایک ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کی صورت میں اور اس کی مانند بنا ہے۔ خدا کی الوہیت جو قبل ازیں ایک مشکوک مسئلہ اور قابل اعتراض تھا وہ حقیقتوں کی حقیقت (ستیسیہ ستیم) ثابت ہو گیا۔ اور انسانیت کی نئی قدر و منزلت نمایاں ہو گئی۔ اور یہی وہ خوشخبری یا انجیل ہے۔ جس کی نظیر دنیا کے مذاہب میں معدوم ہے۔ اگر ہم مسیح کے ذریعہ خدا کے فرزند یا اس کے بیٹے بنجاتے ہیں تو کون ہمارا مخالف ہو سکتا ہے؟ کون ہم کو مسیح کی محبت سے جدا کریگا؟ مصیبت یا تنگی یا ظلم یا کال یا ننگاپن یا خطرہ یا تلوار؟ کچھ بھی نہیں۔ خدا کے ساتھ جب ہمارا یہ رشتہ اور تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو ہم اس امر کا ادراک کرنے لگ پڑتے ہیں کہ مصیبتیں اور آلام اور موت کا ہم پر کچھ بھی سراسیمہ اور نا امید کر دینے والا اثر نہیں ہو سکتا۔ اس کی محبت اور فرمانبرداری اور تعظیم اور عزت کی غیرت اور آگ ہمارے دلوں میں مشتعل ہو جاتی ہے۔ ایسا کہ ہم اس کے عشق و محبت میں اپنے آپ کو بھی فراموش کر بیٹھتے ہیں اور جو تلخ سے تلخ پیالہ ہمارا آسمانی باپ ہمارے لبوں سے لگا دیتا ہے۔ اس کو ہم بخوشی و تبسم غٹ غٹ کر کے تلچھٹ تک پی جاتے ہیں کیونکہ جب ہم اس پیالہ کو پی چکتے ہیں تو وہی پیالہ فتحمندی اور خوشی کا پیالہ بنجاتا ہے۔ جس میں ہمیشہ کی زندگی کا پانی بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور وہ لبریز ہو کر چھلکتا ہے۔

مسیح ابن اللہ میں خدا اور انسان کا جو مسیح کے ذریعہ سے ابن اللہ بنجاتا ہے میل ہو جاتا ہے یہاں فلسفہ اور مسیحی مذہب کا اتفاق اور اتحاد ہوتا ہے۔ یعنی اگر خدا شخص ہے یعنی پرسن (Person) ہے۔ اور انسان بھی شخص یا پرسن (Person) ہے تو وہ فطرت میں ایک ہیں۔ اور ان کے ایک ہو جانے کیلئے نہ تو خدا میں نہ ہی انسان میں کسی قسم کی تبدیلی ہونے کی یا کرنے کی ضرورت ہے۔ انسانی شخصیت اور الہی شخصیت میں جدائی کرنا محال بلکہ ناممکن ہے۔ ان دونوں شخصیتوں کے درمیان کوئی شکستگی کوئی حد فاصل اور کوئی بحر زخار اور ناقابل عبور سمندر نہیں ہے۔ مسیح میں جو خدا اور انسان کا میل اور اتحاد ہوا ہے اس امر کی بین دلیل ہے کہ خدا اور انسان کا اتحاد باپ اور بیٹے کے رشتہ اور مرتبہ ہی میں ممکن اور موزوں ہے۔ بلکہ شخصیت میں بھی مسیح وہ اکیلا اور مکمل انسان ہے جس نے اپنی ہی شخصیت اور ذات میں اس ابنیت کے سر عظیم کا خلاصہ اور کمال ظاہر کر دیا جو وہ تحریک اور زور ہے جس کے اندر ہو کر انسان ہمیشہ آگے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور مسیح کے ساتھ پورے اندازہ تک متواتر پہنچتا جا رہا ہے۔ جو انسان کی نجات کا مدعا و منتہی اور جلیل امید ہے۔

شخصیت ہی کا مسئلہ وہ امر ہے جس کی بنا پر ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کی نہ تو حقیقی انسانیت کا اس کی شخصیت میں انکار کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس کی الوہیت کا فرد گذاشت کر سکتے ہیں ہو اور یہ ایک یقینی امر ہے کہ خدا اور مسیح کے درمیان مسیح اور انسان کے درمیان اور خدا کے درمیان کسی ایسی حد فاصل کا نہ ہونا نہ صرف انجیل کی تعلیم کے خلاف ہی نہیں بلکہ اس کے عین مطابق ہے۔ اگر ان درمیانوں میں کوئی فاصل حد فاصل ہوتی تو خدا کا انسان کو اپنے ساتھ ملا لینا ناممکن ہوتا۔ اور مسیح کے ذریعہ سے جو اس کا بیٹا ہے نہ تو انسان پر اپنے آپ کو ظاہر کر سکتا اور نہ ہی وہ انسان کو مسیح کی وساطت سے اپنے ساتھ ملا سکتا جتنا وہ جو خدا اور انسان کے درمیان ایک

حد فاصل ہے تو وہ عرضیات سے ہے نہ کہ ذاتیات سے۔ لہذا اس عرض کا زوال ممکن اور ضروری ہے تاکہ ذاتیات باقی رہ جائے۔ یسوع مسیح بلاشک وشبہ اور فی الحقیقت ابن آدم اور ابن اللہ ہر دو ہے۔ اور اُس کے ذریعہ سے انسان بھی ابن آدم اور ابن اللہ ہر دو ہو جاتا ہے۔

سب چیزیں بھلائی پیدا کرتی ہیں

رومیوں ۸: ۲۸ میں مرقوم ہے اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں ملکر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں۔ خدا سے محبت رکھنے والوں پر جو کچھ بھی واقعہ ہوتا ہے اُس سے بھلائی کے سوا اور کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ جب ہمارے دل خدا کے سامنے راست ہوتے ہیں۔ اور جب وہ ہماری زندگی کو چاروں سمت سے گھیرے ہوتا ہے جب ہمیں اس امر کا پورا یقین اور ادراک ہو جاتا ہے کہ جو کچھ ہم پر واقعہ ہوتا ہے وہ سب اس کی مرضی سے اور اُس کے تقرر سے اور اس کی اجازت سے ہوتا ہے۔ جب ہم حسیات کا اپنے اندر احساس کرتے ہیں کہ ہر ایک پیالہ جو وہ ہمیں پینے کو دیتا ہے اس کے اپنے ہی مبارک اور بہی خواہ ہاتھ سے اپنی دانائی اور محبت سے مرکب کیا ہوا ہوتا ہے جب ہم زندگی کے نور اور سکون میں اور دنیا کی تاریکی اور طوفان کے درمیان اُسکو دیکھتے ہیں اور جب ہم لوگوں کو جن امور میں نہایت غمگین اور سراسیمہ پاتے انہیں امور میں ہم خوشی اور اطمینان کی کرنیں دیکھتے ہیں۔ تو ہم ان تمام امور میں خوشی سے اچھلتے اور گاتے۔ دنیا والوں کو کوئی بھی بری چیز فائدہ یا بھلائی نہیں پہنچاتی۔ مگر جو لوگ خدا سے محبت رکھتے ہیں اُن کو بُری چیزیں بھی ملکر فائدہ بخشتی اور مسرور کرتی ہیں۔

میسوپوٹامیہ سے ایک خط

عثمان کیمپ

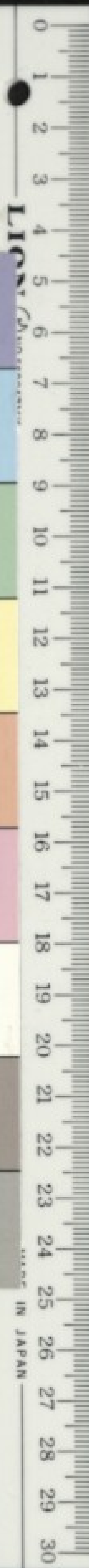
میسوپوٹامیہ سے مسٹر ای۔ ایم۔ واس صاحب نے ایک خط نورافشاں میں شائع ہونے کے لئے ہمارے پاس بھیجا ہے۔ جسے ہم بجنسہ درج کرتے ہیں۔ وہو ہذا۔

میں نے بصرہ میں مسٹر جے۔ ڈی۔ فرینکلن صاحب کا نام اکثر سنا تھا کہ آپ ہندوستانی عیسائیوں کی بڑی مدد کیا کرتے ہیں۔ لیکن مجھ کو آن سے ملنے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ پچھلے اتوار (۳۰ اپریل) سے پہلے مجھے اپنے چند دوستوں کے ساتھ ایک مکان پر جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں بیس پچیس آدمی جمع تھے معلوم ہوا کہ آج یہاں عبادت ہونے والی ہے چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد عبادت شروع ہوئی۔ اور مسٹر فرینکلن نے نئی پیدائش پر بڑی پُر اثر نصیحت کی۔ عبادت کے بعد جب صاحب موصوف سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ کے مسیحی اخلاق اور محبت کی جس قدر تعریف کیجائے تھوڑی ہے۔ بعد کو مجھے معلوم ہوا کہ آپ بھی ایک ماہ کی رخصت پر ہندوستان تشریف لے گئے تھے۔ مگر اپنی اس قلیل سی رخصت کے ایام میں بھی آپ اپنے مذہبی فرائض ادا کرتے رہے۔ اور لاہور۔ دہلی۔ بمبئی اور دیگر جگہوں میں بھی آپ نے عبادتیں کروائی ہیں۔ آپ دہلی کے رہنے والے ہیں۔ اور میتھوڈسٹ اپسکوپل مشن دہلی سے تعلق رکھتے ہیں میسوپوٹامیہ میں ایک اعلےٰ سرکاری ملازمت پر مامور ہیں۔ کاش کہ بہتیرے مسیحی جوان آپ کی مانند ہماری کلیسیاؤں میں پیدا ہوں جو اپنے مذہبی فرائض میں غیر خستہ ہوں۔

میسوپوٹامیہ اور فارس

گذشتہ ہفتہ ہم بتا چکے ہیں کہ ہماری فوجوں نے میسوپوٹامیہ میں شہر کرکک لے لیا ہے۔ اصلی شہر اور اس کی فتح کی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ دریائے دجلہ سے ایک دستہ نے آکر ہمارے ساتھ دشمن سے جنگ کی اور سامان جنگ کی بڑی مقدار پر قبضہ کر لیا۔ اس سے ۴۸ گھنٹے پہلے ایک سخت طوفان کے سبب سے ہمارے آگے بڑھنے میں کچھ دیر ہو گئی تھی۔ ورنہ ہم بہت سے آدمی دشمن کے گرفتار کر لیتے۔ سامان رسانی بھی مشکل تھی اور نالے طغیانی کے سبب سے ناقابل عبور تھے۔ مگر یہ سارا کام اور لڑائی اس نقصان سے پرکھی جا سکتی ہے جو ہم نے دشمن کو بذریعہ شکست پہنچایا۔ مزید براں اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ جو مقام ہم نے لے لیا تھا ہم اُس پر قائم رہے۔ یہ لڑائیاں بڑی موقعہ کی تھیں اور ان سے فارس کی حد پر رہنے والے فرقوں پر بڑا بھاری اثر پڑا۔ جن کی بڑی تعداد ہمارے ساتھ آملی۔ اور اب ہمارے ساتھ ملکر ترکوں سے جنگ کر رہی ہے۔ نیز فارس پر ترکی یورش کے خلاف ان لڑائیوں کا بڑا بھاری اثر پڑا ہے۔ اگرچہ ترکوں نے فارس سے بڑے بڑے وعدے بھی کئے تھے تو بھی وہ اس کام میں ناکام رہے۔ ہماری پیشقدمی نے فی الحال ترکوں کو فارس میں داخل ہونے سے روک دیا ہے۔

آسٹریا اور ہنگری میں حالات بہت خطرناک ہیں



بےصبری کمزوری ہے { امثال ۱۶: ۳۲ میں مرقوم ہے جو غصہ کرنے

میں دھیما ہے پہلوان سے بہتر ہے۔ اور جو اپنی روح پر ضابط ہے اُس سے جو شہر کو لے لیتا ہے۔" اور صبر زور ہے غصہ کو جگہ دینا کمزور ہونا۔ اور حاسدانہ جذبات کو مشتعل ہونے دینا اس امر کی دلیل ہے کہ ہماری حالت خراب اور نکمی اور اپنے کو رسوا کرنے والی ہے۔ جب بنی اسرائیل بیابان میں موسیٰ پر کڑکڑائے تو انہیں تنبیہات کر دیا گیا تھا کہ وہ کمزور ہیں۔ بےصبر آدمی کو لازم نہیں کہ وہ اپنی بےصبری کو بیماری یا موروثی عادات پر محمول کرے۔ اور اپنے آپ کو قابل رحم ظاہر کرے۔ بلکہ برعکس اس کے اُسے اس حقیقت کو پہچان لینا چاہیے کہ ان وجوہات و اسباب اور اپنی بےصبری پر غالب آنا چاہیے۔ اور یہی میرا فرض ہے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو فتح کرے جو اس کا فرض اولین ہے۔ اُسے پورا اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اس کے تمام ابتلاؤں میں امداد کے لئے خدا ہر وقت موجود اور مستعد ہے۔ اور کہ اگر وہ اپنے آپ کو اس کے حوالہ کر دے تو وہ ہرگز ناکام نہ ہوگا۔ جو لوگ اس طرح اپنی روحوں کو مفتوح کر لیتے ہیں وہ جان لیں کہ وہی مسیح کے مشابہ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کے اندر غایت درجہ کی سنجیدگی اور بردباری اور خیراندیشی ہے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے پڑوسیوں پر اپنا نیک اثر اُن کے نیک بننے کے لئے ڈال سکتے ہیں۔

ہندوستان کی برٹش حکومت پر ڈاکٹر یونیگ صاحب کی رائے

ڈاکٹر یونگ صاحب سے جو لاہور کے فورمن کرسچن کالج کے پرنسپل اور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے۔ اور جو اس وقت فرلو پر امریکہ کو گئے ہوئے ہیں۔ ہندوستان اور خصوصاً پنجاب کے مسیحی اور غیر مسیحی عنقریب سب واقف ہیں ڈاکٹر ڈبلیو میکنزی نے جو امریکہ کا ایک بڑا ویرک اور قابل جرنلسٹ ہے اور جس نے بڑے بڑے امریکن اخبارات کی جانب سے ۱۹۱۶-۱۷ء کے موسم سرما میں ہندوستان کی سیر کی تھی۔ اُس نے اپنی تحقیقات پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا ذکر اخبار پاؤنیر نے کیا ہے۔ اس کتاب میں ایک باب کے اندر ڈاکٹر یونیگ صاحب کے اُن خیالات اور راؤں کو جمع کیا ہے جو وہ ہندوستان کی برٹش حکومت کے بارے میں رکھتے ہیں۔ یہی ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ میں ایک امریکن ہوں میں برٹش کا دوست ہوں اور ہندوستانیوں کا دوست ہوں میں بحیثیت اس بات کی کوشش کرتا ہوں کہ میں ان دونوں نسلوں (قوموں) کی بابت تمام امور پر غور کرنے میں بے طرفداری کا طرز عمل قائم رکھوں اور میں امید کرتا اور یقین رکھتا ہوں کہ میں ایسا کرنے میں کامیاب بھی ہو گیا ہوں۔ اور چونکہ میں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ جو درشتی کی باتیں امریکہ میں مشتہر کی جا رہی ہیں وہ جھوٹی ہیں تو میں ایک غیر جانبدار کی حیثیت سے کہتا ہوں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ برٹش گورنمنٹ میں نقائص ہیں۔ مگر میں دنیا کی کسی ایسی سلطنت سے واقف نہیں ہوں جو کامل ہو۔ اور نہ ہی مجھے یقین ہے کہ ہماری پیاری امریکن گورنمنٹ کامل ہے۔ تو بھی ہندوستان کی برٹش حکومت ایک اچھی چیز ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ مجموعی طور پر تمام معاملات بغیر کسی کی خودغرضی کے اور ہر ایک کام اس خیال سے کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان ترقی کرے۔ برٹش گورنمنٹ نہ ٹیکس کے معاملہ میں اور نہ ہی کسی اور طریق سے ہندوستان کے باشندوں پر ظلم کر رہی ہے۔ حقیقت تو یوں ہے کہ ہندوستان آج دنیا میں ایسا ملک ہے جس پر سب سے کم ٹیکس لگایا گیا ہے۔ اور جہاں تک میں نے اس ملک کا مدت سے مطالعہ کیا ہے۔ میں نے سمجھا ہے کہ یہاں کی برٹش حکومت کے خواص میں سے ایک خاصیہ ہے کہ سب کے ساتھ یکساں انصاف برتا جاتا ہے۔ اس بے طرفدارانہ بیان اور بےغرضانہ رائے میں جو ڈاکٹر صاحب مذکور نے ہندوستان کی برٹش حکومت پر وسیع معائنہ اور فکر کر کے قائم کی ہے۔ ان تمام الزامات کا کافی جواب ملتا ہے۔ جو خواہ امریکہ میں خواہ دیگر ممالک میں بلکہ خود ہندوستان میں بھی برٹش گورنمنٹ آف انڈیا پر لگائے جاتے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کی قدر و منزلت اور عنقریب جو اس وقت اور زیادہ ثابت ہو جائیگا۔ اگر کوئی شخص اس کا مقابلہ کابل یا ترکستان وغیرہ کی موجودہ حکومتوں اور جرمن گورنمنٹ کی موجودہ روش اور طرز عمل سے کریگا۔

جاپان کی امداد اور روس کو { روس کی جو چاہا نہیں ہے

جو حالت خراب اور خستہ ہو گئی ہے۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ لیکن اتحادیوں میں سے صرف ایک سلطنت جو روس کو مدد دینے کے قابل ہے۔ اور فوراً مدد پہونچا سکتی ہے یعنی جاپان۔ وہ اب مدد دینے کو بالکل تیار اور مستعد ہے۔ جاپانی بیرن گوٹو نے صاف صاف بیان کر دیا ہے کہ اگر مناسب طور پر درخواست کی گئی تو جاپان اپنے فرض کو ادا کرنے سے کبھی انکار نہ کریگا۔ یہ وعدہ یورپ کی کسی گورنمنٹ یا باشندوں یا امریکن گورنمنٹ اور باشندوں کی کسی قسم کی تحریک سے نہیں کیا گیا۔ بلکہ جاپان کی اپنی ہی ہمدردی کا نتیجہ ہے۔ برعکس اس کے اتحادی اور امریکہ بخوبی جانتے ہیں کہ اگر جاپان نے اپنی جانب اقدام کیا تو وہ اُس کو بڑی

وعدہ۔ ادنیٰ اور وسیع پیمانہ کی پالیسی سے کمال تک پہنچا سکتا ہے۔ فرانس کا ایک معتبر فرانسیسی اخبار میں اس امر کی پیشینگوئی کرتا ہے کہ جاپان سائبیریا میں فوراً مداخلت کریگا۔ وہ اپنی اس رائے کی تائید میں ڈوما (روسی پارلیمینٹ) کے ایک ممبر کے خط کا اقتباس کرتا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ روس کو بچانے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے۔ سائبیریا کے جمہوری حلقوں میں محسوس اور تسلیم کیا گیا ہے کہ دول متحدہ کی امداد کے ساتھ مشرق میں بولشیویکوں کے ساتھ مقابلہ بالفور شروع ہو جائیگا۔

فلسطین کا نیا انتظام

یروشلم سے آئی ہوئی خبروں سے

معلوم ہوتا ہے کہ یروشلم میں انتظام دن بدن عمدہ اور احسن روز بروز زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ وہاں کے باشندے انگریزی حکومت کے ماتحت بڑے خوش اور آرام سے ساتھ رہتے ہیں اور اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی میں آزادی سے عملدرآمد کر رہے ہیں۔ تازہ ترین خبر سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۵ اپریل کو یروشلم میں لوگ نبی موسےٰ کی سالانہ زیارت کے لئے بکثرت آئے۔ اور فوجی حکام نے ہر ممکن طریق سے انکی مدد کی۔ اور تمام رسوم بلا کسی قسم کی روک ٹوک کے ادا کی گئیں۔ مسلمان حلقوں میں ان کل انگریزی کا برتاؤ کا بہت گہرا اثر ہوا۔ اور ہر جگہ ملک معظم سے وفاداری اور کمانڈر انچیف کی شکرگزاری کا اظہار کیا گیا۔ برٹش حکومت کی قدر و منزلت اس وقت انہیں کو معلوم ہو رہی ہے۔ جو مدت مدیدہ تک جرمن اور ترکی مظالم اور بدانتظامی کے اندر دکھ سہہ کر اب برٹش حکومت کے ماتحت آزادگی اور امن اور خوشی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

یروشلم کے لاٹ بشپ صاحب کی تقدیس

پاؤنیر اخبار مظہر ہے کہ یروشلم کی بشپی گدی

پر رائٹ ریورنڈ ڈاکٹر رینی میکنس کی تقدیس کی رسم ۱۷ مارچ کو یروشلیم کے سینٹ جارج کے کیتھیڈرل میں ادا کی گئی جماعت کثیر تھی۔ اور حاضرین میں یونانی۔ راسخ الاعتقاد ارمنی۔ سریانی۔ یونانی کیتھولک۔ قبطی۔ ابی سینیائی۔ ویسی لبنانی اور پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کے نمائندگان۔ ربی اعظم۔ اور مفتی کے نمائندگان غیر ممالک کے قنصل میئر۔ فوجی گورنر اور اسکاٹش امریکن اور فرنچ مشنوں کے ممبران۔ مدرسوں کے استاد اور طلبا اور اعلےٰ درجہ کے فوجی افسروں کی ایک بڑی تعداد حاضر تھی۔

فلسطین کی حالت بہت ہی ترقی یافتہ ہے اور جیسے خطرات اس وقت تھے جبکہ انگریزی فوج کا قبضہ یروشلم میں ہوا تھا ایسے خطرات اب نزدیک کہیں بھی نظر نہیں آتے لاٹ بشپ صاحب کی زیر نگرانی امدادی (ریلیف) کا کام بڑی عمدگی سے چل رہا ہے۔ اور حکام اس میں تندہی اور جانفشانی سے شریک ہیں۔

شکریہ

ہم اپنے ان ناظرین کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہماری درخواست پر دس دس لکھے پڑھے شریف مسیحیوں کے نام لکھکر دفتر میں ارسال فرمائے ہیں۔ باقی اصحاب بھی غور فرماویں تاکہ یہ ضروری کام جلد تکمیل کو پہنچ جائے۔ (ایڈیٹر)

جرمنی کی مالی حالت

سکسنی واقعہ جرمنی کی ایک انڈسٹریل یونین

کے ایک مظہرنامہ میں جرمنی کی مالی حالت کی نہایت دھندلی تصویر کھینچی ہے۔ اس میں مرقوم ہے کہ جنگ نے امن کے ۴۸۰۰۰ میلین مارکس اخراجات پر ۴۸۰۰ ملین مارکس کا اضافہ کردیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ کل میزان قومی آمدنی کا ۶۰ فیصدی ہوگا۔ اس اصل پر اگر پانچ فیصدی سود لگایا جائے تو قومی قرضہ ۳۰۲۰۰۰ میلین مارکس یعنی ۳۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰ مارکس تک پہنچ جائیگا۔ یعنی جنگ سے پیشتر کی جرمنی کی کل قومی دولت سے زیادہ۔ اس قدر بوجھ ملک تمام پیداوار اور کاروبار کو کمزور کر دینے کو کافی ہے۔ اور ہماری کفایت شعاری کی زندگی کو بالکل برباد کردیگا۔ وہ کہتا ہے کہ اس امر میں ہمارے دشمنوں کی مالی حالت ہم سے بہت ہی بہتر ہے۔ انہیں ایسی ذمہ داری اور بوجھ کے احساس کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اپنے ممالک اور مقبوضاتی نوآبادیات قیمتی خام اشیاء اور بکثرت اور لاکھوں کاریگر اور مزدور بہم پہنچاتے ہیں۔ جبکہ جرمنی کا انحصار صرف اپنے ہی اوپر ہے اور اگر اس کو نوآبادیات بھی مل جائیں تو بھی ان سے وہ کوئی فوری فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ شب سر ڈگلس ہیگ کا آج رات کا مراسلہ مظہر ہے کہ سومے کے شمال میں دشمن کا توپ خانہ زوروں تھا۔ برٹش فرنٹ اور کیمل کے شمالی جانب کے قطعہ دائرہ میں بھی سرگرم تھا۔

امریکہ دونوں پاؤں سے جنگ میں آگیا ہے

لندن کے نیشنل سپورٹنگ کلب میں ۹ مئی کو امریکن نیکہ جہازرانی کے ایک ہزار افسروں کی دعوت کی گئی تھی۔ اس میں مسٹر ڈینیڈرک سمتھ نے کہا کہ میں خوش ہوں کہ امریکن یہاں موجود ہیں تاکہ وہ لوگوں کے جوش طبیعت اور ان قربانیوں کو دیکھیں جو وہ جمہوریت کی فتح حاصل کرنے کے لئے عملی طور پر کرنے کو مستعد اور تیار ہیں۔ اُسی موقعہ پر امیر البحر سیمز نے کہا کہ امریکہ جنگ میں دونوں پاؤں سے چلکر آیا ہے۔ اور جب تک کہ معاملہ طے نہ ہو جائے وہ دونوں پاؤں پر کھڑا رہیگا۔ جرمنی کی امید تھی کہ وہ آبدوز کشتیوں کے ذریعہ سے فتحمند ہو جائیگا۔ مگر گذشتہ سال کے ماہ اپریل سے جہازوں کی غرقابی متواتر کم ہو رہی ہے۔ اور جہاز سازی کا معیار بڑھتا جاتا ہے اور یہ معیار ۲ ایوم کے عرصہ میں پورا ہو جائیگا۔ آبدوز کشتیوں کی قلت اور جہاز سازی کی کثرت برابر ہوتی جائیگی۔ جرمنی اس کو جانتا تھا اور یہی وجہ ہے کہ وہ مغربی میدان جنگ میں بسرعت کوششیں کر رہا ہے جو اُس کا آخری موقعہ اور فیصلہ کن امر ہے

دوسرے ہندوستانی قرضہ جنگ کی شرائط

گزٹ آف انڈیا کے غیرمعمولی نمبر میں دوسرے ہندوستانی قرضہ جنگ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جو اختصاراً حسب ذیل ہے (۱) ۵½ فیصدی بلا انکم ٹیکس جنگی اقرارنامے جو بجنسہ جاری ہونگا۔ ادا کر دیا جائیگا (الف) ۱۹۲۱ء میں بجنسہ (ب) ۱۹۲۳ء میں بجنسہ (ج) ۱۹۲۵ء میں ۱۰۳ فی صدی پر اور (د) ۱۹۲۸ء ۱۰۵ فیصدی۔ تمام سود ششماہی ادا کیا جائیگا۔ (۲) ڈاکخانوں کے پنجسالہ نقد کے سرٹیفکیٹ۔ یہ بھی انکم ٹیکس سے بری ہونگے اُن کی تعداد ۱۰ روپیہ سے ۵۰۰ روپیہ تک ہوگی۔ جس ڈاکخانہ سے یہ سرٹیفکیٹ جاری ہونگے وہاں ہی سے پانچ سال کے عرصہ میں کسی وقت مطابق اُن نرخوں کے روپیہ واپس لیا جا سکتا ہے۔ جو اس رقم سے کم نہ ہوگا جو در اصل ان کے لئے ادا کیا گیا ہو۔ یہ جنگی قرضہ کے اقرارنامے ۳ جون سے لیکر ۱۴ ستمبر تک جاری رہیں گے۔ مگر پوسٹ آفس نقد سرٹیفکیٹ کسی وقت بھی خریدے جا سکتے ہیں۔

وار اینڈ یور اور آئی ایس۔ ایس یو

پادری آر برجز صاحب سکرٹری ایس ایس یو جبلپور سے لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال آئی۔ ایس ایس یو جو جنگی فنڈ تھا وہ بلجیم کے یتیموں کے لئے تھا۔ وہ چندہ ۴۲ ہزار چھ سو روپیہ تک پہونچ گیا تھا۔ امسال وہ چندہ نابینا سپاہیوں اور ملاحوں کے بچوں کے لئے ہوگا۔ کل چندہ جو آج بتاریخ ۱۰ مئی تک وصول ہو چکا ہے اس کی رقم ۵۲۲۰ روپیہ ہے اور فنڈ ابھی تک کھلا ہے۔ عام اطلاع اور بہت سے خطوط کے جواب میں مشتہر کیا جاتا ہے کہ آئی ایس ایس یو اپنے فنڈ بخوشی قبول اور آرمینیا۔ یروشلم اور فلسطین کے مصیبت زدہ بچوں کے لئے کسی بھی جنگی فیاضی کے متعلق بھیجنے کو تیار ہوگا۔ عطیات کی پوری فہرست انڈیا سنڈے سکول جرنل میں باقاعدہ مشتہر کیجاتی ہے۔

نورافشاں کی توسیع اشاعت کی ضرورت

ناظرین ناظمین سے ہمارا یہ ادب التماس ہے کہ نورافشاں کی نہ صرف تملی امداد ہی سے مدد کریں بلکہ اُس کے خریداروں بھی بہم پہنچانے میں سعی بلیغ فرمائیں۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اخبارات کی ہستی کے لئے کثرت اشاعت کی اشد ضرورت ہے۔ ہمارا منشا ہے کہ نورافشاں ہر ایک ہندوستانی مسیحی کے ہاتھ میں ہو اور جس قدر تعداد خریداروں کی بڑھیگی اسی قدر اس کی نوعیت میں بھی اضافہ اور ترقی کرنے کی امنگ اور کوشش زیادہ ہوتی جائیگی۔ اگر ہمارے ہندوستانی اس کی توسیع اشاعت میں جی وجان سے کوشش نہ کریں تو ممکن ہے کہ ہمارا حوصلہ بھی پست ہو جائے۔ مگر نہیں ہم اپنی ذمہ واری اور کوشش میں خدا کے فضل سے کبھی بھی کوتاہی کرنیکی نہ تو نیت رکھتے ہیں اور نہ ہی ارادہ۔ بلکہ صرف اپنے ناظرین سے یہ عرض کرتے ہیں کہ اگر نورافشاں کے مستقل خریداروں کی تعداد ہماری معینہ حد تک پہنچ جائے تو ہم اس امر کی کوشش کرنے میں کوتاہی ہرگز نہ کرینگے کہ نورافشاں کم از کم ہفتہ میں دوبار شائع ہوا کرے۔ اس وقت اس کا مین السطور کم اور سطریں زیادہ کر دی جا سکتی ہیں اور موجودہ خط سے خط بھی گنجان کر دیا جا سکتا ہے۔ تاکہ اخبار میں میٹر زیادہ آسکے۔ اور زیادہ مفید اور دلچسپ نوٹ اور مضامین شائع ہو سکیں۔ فی الحال ہم صرف یہ التماس کرتے ہیں کہ نورافشاں کا ہر ایک خریدار کم از کم پانچ خریدار اس سال میں بہم پہنچا دے تو ہمارا حوصلہ اور محنت اور جانفشانی میں بھی اس طرح بہت اضافہ ہو سکتا ہے۔ جو صاحب کوئی خریدار پیدا کریں وہ ایک کارڈ پر نئے خریدار کا نام اور پتہ لکھ کر بھیج دیا کریں۔ وہ کارڈ محفوظ رہیں گے اور وقت پر ان سے کام لیا جائیگا۔ مگر احسانات کر ضرور یاد رکھیں کہ خریدار ہمارا وی پی واپس کر کے اخبار کو نقصان نہ پہونچانے والے ہوں۔

کیونکہ وی پی واپس کرنے سے اخبار کا بہت ہی نقصان ہوتا اور ہمارا حوصلہ شکست ہوجاتا ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اب کی سال ہمارے معزز خریداروں نے بہت ہی کم وی پی واپس کئے تھے۔ جس سے ہم کو نقصان کا متحمل نہیں ہونا پڑا۔ ہم ان کے از حد شکرگذار ہیں۔

مسیحی کی زندگی کارکن زندگی ہے

جو اشخاص حقیقت میں بڑے ہیں انکی زندگیاں مشغولیت کی اور کام کرنے والی زندگیاں ہوتی ہیں سست اور بے کار زندگیاں اُن کے برعکس ہیں۔ مسیح خداوند کی زندگی جو دنیا میں نہایت ہی بزرگ اور بڑی زندگی تھی وہ نہایت مشغولیت کی اور کام کرنے والی زندگی تھی۔ انجیل میں ہم پڑھتے ہیں کہ وہ سارا دن کام میں گذارا کرتا تھا۔ مسیح کی سوانحعمری کی نہایت ہی مختصر تاریخ ان الفاظ میں لکھی ہوئی ہے کہ وہ بھلائی کرتا اور اُن سب کو جو ابلیس کے ہاتھ سے ظلم اُٹھاتے تھے شفا دیتا پھرا۔ اور یہ زندگی اس امر کی شناخت ہے "کہ خدا اُس کے ساتھ تھا" اور خدا کی بابت بھی خداوند نے فرمایا کہ "میرا باپ اب تک کام کرتا ہے" خدا باپ کی زندگی اور مسیح ابن اللہ کی زندگی یہ دونوں مشغولیت کی اور کام کرنے والی زندگیاں ہیں اور خدا اور مسیح کی زندگیوں کا یہی معیار ہے۔ اور ایسا ہی کام کرنے میں کام کرنے والے کی خوشی اور آرام اور عزت چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس کے دنیا کے لوگوں کی زندگی کی بڑائی اور آرام اور خوشی اور عزت اسی میں ہے کہ وہ تجمل و نشان اور ساحولات حسنہ اور مادی طاقت کے عمل میں زندگی بسر کریں۔ مگر مسیح اور مسیح کے پیروان کی زندگی کا معیار یہی ہے کہ انسان کی مادی روحانی و اخلاقی ضروریات کے بہم پہنچانے میں خرچ ہوتی ہے۔ دنیا کے دل میں ہمیشہ درد رہتا ہے اور ہمارے اور دوسروں کی زندگیاں بڑی بڑی احتیاجوں کے اندر بڑی ہوتی ہیں۔ اور اگر ہم ان کی ضروریات کی بہم رسانی میں مشغول اور ساعی رہتے ہیں اور اُن کے دکھوں سے انکو آرام دینے میں کوشش کرتے رہتے ہیں تو مسیح کی اور خدا کی زندگی کے نمونہ پر چلنے والے ہیں۔

ہندوستانی مسیحیوں کی اظہارِ وفاداری کا موقع

ہم نے کسی گزشتہ اشاعت میں اپنے شہنشاہ کی اپیل اور ویسرائے ہند کی بلاہٹ کا جو اُنہوں نے ہندوستان کو دی ہے اختصاراً ذکر کیا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ کس طرح ہندوستان کی دیگر قومیں جو ہمارے ہموطن اور بھائی ہیں اُن اپیلوں کا جواب دے اور عملی طور پر کاروائی سرگرمی سے کر رہے ہیں گزشتہ نمبر میں ہم نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ حضور ویسرائے کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب تک پنجاب میں سے تین ہزار ہندوستانی مسیحی افواج میں اور دیگر محکموں میں اور زیادہ بھرتی ہوچکے ہیں ہمیں بھی اپنے ہموطنوں کے دوش بدوش پھر اپنے شاہ و شہنشاہ کی امداد کرنے پر مال و جان سے مستعد ہوجانا چاہیئے اُن کی اپیل کا ممکن اور لازمی جواب یہی ہوسکتا ہے کہ جوان آدمی جو تندرست اور صحیح الجثہ ہیں فوراً فوج میں بھرتی ہوکر اپنے جوہر دکھائیں اور اپنے مال و جان کو سخت دشمن کے برباد کن حملوں اور تاخت و تاراج سے بچائیں۔ اور جو جنگ کے قابل نہیں ہیں وہ دیگر صیغوں میں بھرتی ہوکر اپنے ملک کی خدمت کرنے کے لئے اس عالمگیر جنگ میں گورنمنٹ کی مدد کریں۔ فرائض اور عزت اور آزادی وہ امور ہیں جو ایک ہی راہ کیطرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ اور وہ واحد راہ یہی ہے کہ ہمارے ہندوستانی مسیحی بجوش فوج میں بھرتی ہوں۔ پریڈ گراونڈ اُن سے پٹ جائیں۔ اور محاذ پر جاکر شجاعت اور استقلال سے دشمن کا مقابلہ کرکے مظفر و منصور آئیں۔ اپنے ملک کے بارے میں جو ہمارے فرائض ہیں وہ اس امر کے مقتضی ہیں کہ اپنے ملک کی حفاظت اور سلامتی اپنے ہی فرزندوں سے یقینی طور پر حاصل کرے اور ہندوستانی قوم اور مسیحیوں کی عزت اسی میں ہے کہ وہ اپنی ہی سرزمین کو جابرانہ اور ظالمانہ یورشوں کا شکار ہوتے ہوئے نہ دیکھیں۔

ہم کو قوی امید ہے کہ ہمارے مسیحی بھائی بھی اپنے ہموطنوں کے ساتھ ملکر دشمن کے مقابل ہوکر برطانیہ عظمیٰ کے دوش بدوش ضرور جنگ کرتے رہینگے تاوقتیکہ آخری فتح ہماری ہو اور جب جنگ ہماری فتحمندی کے ساتھ ختم ہوگا۔ تو ہم بھی برٹش گورنمنٹ کو یہ کہنے کے مجاز ہونگے۔ جنگ میں شریک ہوکر ہم سلطنت میں بھی اُن کے شریک ہونے کے قابل ہیں۔ اگر آج ہم جنگ میں شریک ہوئے تو تاریخ ہماری بابت یہ کبھی خبر نہ دے گی غایت درجہ کی تنگی اور نازک حالت میں ہندوستانی مسیحی الگ تھلگ رہے اور کہ انہوں نے دنیا کی آزادگی کو آگ میں جلتے اور خاک و خون میں لتھڑتے اور ظالموں کے پیروں کے نیچے پامال ہوتے ہوئے دیکھا اور ان کا دل نہ پگھلا۔ برعکس تاریخ کے صفحے ہندوستانی مسیحیوں اور خصوصاً پنجابی مسیحیوں کی شجاعت کی داد اپنے شہنشاہ کی وفاداری کی یاد اور اپنے ملک کے امن اور سلامتی حمایت کے روشن اور حوصلہ افزا کارناموں سے



(اڈیٹر نامہ نگار کی راؤں کا ذمہ دار نہیں ہے)

جنوبی ہندوستان میں مسیحیت

بمبئی پریذیڈنسی میں دورہ کرنے کے بعد یکم جنوری سال رواں کو میں مدراس پہنچا۔ یہاں دو ہفتہ تک خدمت کرکے ترچناپلی۔ مدورا۔ تناولی۔ ٹراونکور۔ کوچین اور ملابار وغیرہ جنوبی ہند کے بہت سے شہروں میں دورہ کیا۔ اور خدا کے فضل سے جو کچھ خدمت مسیحیوں اور غیر مسیحیوں۔ سکولوں اور کالجوں میں ہوئی اس کا نتیجہ اب دیکھنے میں آرہا ہے۔ اس کے علاوہ جو اور بہت سی باتیں مسیحی دین کی ترقی کی دیکھنے میں آئیں۔ وہ بھی بہت دلچسپ اور حیرت افزا ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا مختصر طور پر ذکر کرونگا

یہاں بہت سی کلیسیائیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہیں بلکہ دوسروں کی مدد کرتی ہیں۔ مثلاً تناولی ضلع کے مسیحی ٹرونکل کے بشپ عزرایاہ اور دیگر کاموں کی مدد کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک انجمن بنام انڈین مشنری سوسائٹی قائم کی ہے۔ اور اس کے پریذیڈنٹ مسٹر اے۔ ایس آپاسوامی ہیں جو سرکاری وکیل اور بڑے سرگرم مسیحی ہیں۔ خدا نے اُن کو جیسی دولت دی ہے ویسا ہی دل بھی دیا ہے۔ یہ بڑی بھاری مدد کررہے ہیں۔ اور تن من دھن سے خداوند کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اس طرف کے مسیحی اعلیٰ رتبوں اور عہدوں پر سرفراز ہیں۔ مگر ساتھ ہی پوشاک بالکل سادہ۔ بڑے بڑے رئیس وکیل۔ پروفیسر جاگیردار بالکل سادہ طور سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ امیر و غریب بجائے پلیٹ وغیرہ کے استعمال کے کیلے کے پتوں پر کھانا کھاتے ہیں۔ اور قریباً سب دینی کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ اس طرف ایک عجیب بات دیکھنے میں آتی ہے کہ ہندوستانی مسیحی جو کہ ہر طرح سے آزاد اور آسودہ حال ہیں خدمت کرتے ہیں۔ اور مشنری ان کے مددگار ہیں۔ مگر ہندوستان کے دوسرے حصوں میں بالکل اس کے برعکس ہے کہ مشنری دینی خدمت کرتے اور ہندوستانی صرف مددگار یا ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ خدا کرے کہ کل ہندوستان میں جنوبی مسیحیوں کی روح آجاوے۔ تب ہم جلد ہندوستان کو خداوند کے لئے فتح کرینگے۔

مدراس کی میٹنگوں پر خدا نے خاص برکت نازل کی۔ کئی ایک ہندو جوان بھی بپتسمہ پانے کے لئے میرے پاس آئے۔ مگر میرا کام تو بپتسمہ دینا نہیں۔ صرف انجیل سنانا ہے۔ اس لئے ان کو مشنری و دیگر پادری صاحبان کے سپرد کردیا۔ اور ہندو عورتوں کے لئے بھی بڑی کامیابی کے ساتھ اور بابرکت میٹنگیں ہوئیں۔ میں حیران تھا جب آخری اور ایک برہمن تعلیمیافتہ عورت نے پانچسو عورتوں کے سامنے مسیح کا اقرار کیا اور انگریزی میں میرے لئے ایک ایڈریس پڑھا۔ ان خدمات میں بڑا حصہ ہندوستانی مسیحی بھائی بہنوں کا تھا جو کہ کلیسیا کے قابل لیڈر ہیں۔ سارے جنوبی ہند میں جابجا ان لیڈروں نے میٹنگوں کا انتظام کیا جن میں مشنری صاحبان کا کچھ بھی دخل نہ تھا۔ البتہ انہوں نے بذریعہ دعا مدد کی۔ اس طرف اکثر مسیحی ہیں۔ اور جو محبت اور مسیحی روح میں نے ان لوگوں میں پائی آجتک ہندوستان میں کہیں دیکھنے میں نہیں آئی۔

تناولی ضلع میں قریباً تین سو مسیحی گاؤں ہیں۔ مارتھنڈم اور یروشلم وغیرہ کئی ایک گاؤں میں سب مسیحی آباد ہیں اور کوئی بھی غیر مسیحی دیکھنے میں نہیں آتا۔ ایک بڑے گاؤں بنام کلکلم میں قریباً دس ہزار مسیحی ہیں اور بازار میں سب دکانیں مسیحیوں کی ہیں۔ جدھر دیکھو مسیحی اور گرجے و صلیب کے جھنڈے سے نظر آتے ہیں۔ پالم کوٹا میں اندھے لوگوں اور بہروں کے لئے بھی بڑے بڑے سکول ہیں۔ بڑے عجیب طریقہ سے ان کو تعلیم دیجاتی ہے۔ اور بھی بہت سے مختلف طریقوں سے اور بڑی اچھی طرح سے جنوب میں خداوند کی خدمت ہورہی ہے۔ عورتوں کے درمیان بھی بہت عمدہ کام ہورہا ہے۔ تنکاشی میں ایک بہن بنام ہیمی سے ملاقات ہوئی جو بڑی دولتمند اور خداوند کی خدمت تن من دھن سے کررہی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اُس کا خاوند ہندو ہے اور وہ اپنے گھرانے کے ساتھ ہندوؤں ہی کے درمیان بستی ہے۔ بڑی باہمت اور دلیرانہ طبیعت کی عورت ہے اس کا خاوند اور لوگ اس کو ستاتے ہیں۔ مگر وہ ان کے لئے دعا کرتی ہے۔ اور اپنی تعلیم اور اثر سے قریب چالیس ہندو عورتوں کو مسیح کے پاس لاچکی ہے۔ یہ بے قابل نمونہ بہن۔ نہ صرف بہنوں کے لئے بلکہ بھائیوں کے لئے بھی ایک زندہ نمونہ ہے۔ ایک اور لڑکی اس جگہ مسیحی ہوئی جس کی عمر صرف ۱۵ برس کی تھی۔ اور اس کے رشتہ دار اس کی جان کے خواہاں تھے۔ اس کے خاوند نے اس کو بہت دفعہ مارا۔ لیکن آخرکار یہ بہادر لڑکی اپنے صبر اور دعائیہ زندگی سے شیطان پر غالب آئی۔ اور اس کا خاوند ایک سچا مسیحی اور خداوند کا وفادار خادم ہے۔

اس طرف مسیحی لیڈروں اور تعلیمیافتہ جوانوں میں خدمت کے ایک عجیب تحریک اور جوش پیدا ہے وہ چاہتے ہیں کہ ایک کرسٹ کل یعنی ایک ایسا مدرسہ علم الٰہی جاری کیا جاوے جس میں جوان تربیت پاکر ہندوستان میں جا کے بطور سادھو یا سنیاسی کے انجیل کی منادی کریں۔ اور مدراس کی کرسٹو سماج کیطرف سے شمالی کلیسیاؤں کے لئے یہ پیغام ہے کہ ہندوستان کو مسیح کے لئے فتح کرنے کے لئے سچے سنیاسی اور

ہمارے سپاہی پیدا کرو جو اس تجارت و رغبت کے میدان میں نکلکر شیطان کو شکست دیں اور ہر جا صلیب مسیح کی جے کا جھنڈا قائم کردیں؟

چند برس ہوئے کہ ایک گاؤں میں ایک معجزہ دیکھنے کے باعث سے لوگ مسیحی ہوگئے وہ یہ کہ ایک روز بہت سی ٹڈیاں آئیں اور زمینداروں کی فصل کھا گئیں مگر مسیحی زمینداروں کے کھیتوں کو چھوا تک بھی نہیں۔ اس سے لوگوں کے دلوں پر بڑا اثر ہوا اور وہ مسیحی ہوگئے۔ یہاں تک میں نے دکن کے مسیحیوں کی تعریف کی لیکن اب ایک نقص بھی بتانا چاہتا ہوں۔ تاکہ آپ ان کے لئے دعا کریں کہ وہ اس کو دور کرکے اور بھی زیادہ خداوند کا جلال ظاہر کریں۔ یہ نقص ذات پات کا ہے۔ بعض لوگ جو بڑی اور اونچی ذات سے مسیحی ہوئے ہیں اب تک ان میں بے جا فخر باقی ہے۔ مگر ہمارا فخر اس میں ہے کہ ہم مسیح میں ہوکر راجاؤں کے راجہ کے فرزند ہیں۔

اب مجھے جنوبی ہند میں قریبا چار مہینے خدمت کرتے ہوئے ختم ہوگئے۔ اور خدا نے امید سے بڑھکر برکت بخشی۔ میں دوستوں اور مہربانوں کی دعاؤں کے لئے تہ دل سے مشکور ہوں۔ ہر جگہ کی میٹنگ و خدمت کا بیان لکھنا مشکل ہے۔ مثال کے لئے صرف ایک کا ذکر کرتا ہوں۔ کوٹائیم میں شارڈ کو۔ کے بشپ صاحب نے میٹنگ کا انتظام کتھیڈرل میں کیا مگر دس ہزار مسیحیوں کے لئے اس بڑے گرجا میں بھی گنجائش نہ تھی۔ آخر باہر میدان میں بندوبست کرنا پڑا۔ اس میٹنگ میں تین ہزار رومن کیتھلک بھی شامل تھے۔ اس میٹنگ کے بعد بشپ صاحب اور ایک بہت بزرگ مشنری پادری بورد صاحب نے کہا کہ مجھے پچاس برس سے زیادہ ہندوستان میں خدمت کرتے ہوئے ہوگئے۔ میں نے ایسی بابرکت میٹنگ پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ بہت لوگ بیماروں کو بھی چارپائیوں پر اٹھا کر وعظ سننے کے لئے لاتے۔ اور وہ پڑے پڑے کلام سنتے تھے خدا نے ان کے ایمان کے مطابق اکثروں کو صحت بھی عطا کردی۔

ایک اور تعجب کی بات دیکھنے میں آئی جو جنوبی ہند کے لئے بالکل انوکھی ہے۔ کہ ان چند مہینوں میں بہت سے بچوں کو بپتسمہ دیا گیا جن میں سے اکثروں کا نام سندر سنگھ رکھا گیا۔ میرے خیال میں اگر ان کو بائبل میں سے چن کر نام دیئے جاتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔ لیکن خیر جو والدین نے اچھا سمجھا وہی اچھا ہے میں اس ماہ میں سیلون (لنکا) جانیوالا ہوں۔ وہاں بہت سی جگہوں میں خدمت کے لئے بلایا ہے۔ وہاں سے پھر لکھونگا۔ مہربانی سے اپنے خادم کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور اس کے لئے بھی دعا کیجئے کہ خدا جنوبی ہند کے مسیحیوں کی طرح کل ہندوستان میں ایسے ہی مسیحی پیدا کرے تاکہ جلد یہ ملک مسیح کا پیرو ہوکر حیات ابدی حاصل کرے۔ آمین

آپ کا خادم فقیر حقیر سندر سنگھ

ہمارے استفسار کا جواب

بزرگان دین و دیگر ناظرین نور افشاں کو یاد ہوگا کہ ۸ فروری سنہ ۱۹۱۸ع کے نور افشاں میں دانیل ۷: ۲۵ کی تفسیر اور تشریح بندہ نے دریافت کی تھی جس کی بابت قریب ۱/۲ ماہ خاموشی رہی۔ اس کے بعد ہم اڈیٹر صاحب کے اور بھائی نظر باز صاحب حسن ابدال کے بہت مشکور ہیں جنہوں نے ۱۵ مارچ کے اخبار میں علاابیل سے ہمارے حال پر ترس کرکے اپیل کی اور اپیل منظور ہوئی۔ اور ہمارے استفسار کا جواب جناب پادری سعادت اللہ صاحب ایلیمن مشن نارس اور جناب پادری پی جون صاحب ہاگی پور نے ۲۹ مارچ کے اخبار میں دیا۔ دونوں بزرگوں کا جواب ایک ہی ہے۔ ہم ان بزرگوں کی توجہ محنت کوشش کے لئے بہت شکر گزار ہیں۔ اگرچہ جواب سے ہماری پوری تسلی نہیں ہوئی۔ پر تو بھی فائدہ سے خالی نہیں ہوگا۔ کیونکہ تبادلہ خیالات کا میدان کھلگیا ہے اور ہر ایک کو فائدہ اٹھانے کا موقعہ مل گیا ہے۔ میری دعا ہے کہ ہماری یہ محنت اور خدمت خاص خداوند کے جلال کے لئے ہو تاکہ ہم سب پر خدا کے کلام حقیقی کی روشنی چمکے۔

جواب جو ہم کو ملا ہے سو یہ ہے کہ یہ پیشینگوئی انٹیوکس اپی فینس بادشاہ کے لئے ہے۔ جسکا مفصل بیان اخبار نور افشاں ۲۹ مارچ میں کیا گیا ہے۔ اس میں **ہماری تسلی نہیں** کیونکہ اس پیشینگوئی کا پہلا حصہ تو انٹیوکس اپی فینس پر لگا کے دکھلایا ہے۔ پر آخری حصہ یعنے وے اس کے قبضے میں دیئے جائینگے۔ یہاں تک کہ ایک مدت اور مدتیں اور آدھی مدت گذر جائیگی؛ یہ انٹیوکس اپی فینس پر کسی صورت سے نہیں لگتا۔ اور یہ زمانہ پیشینگوئی میں بڑے زور شور سے بیان کیا گیا ہے اور اسی سے ہم پیشینگوئی کے مفہوم تک پہنچتے ہیں۔ اسی کو ہمارے دونوں بزرگوں نے چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ زمانہ انٹیوکس اپی فینس بادشاہ کے ایام سلطنت میں پورا نہیں ہوتا ہے۔ یہ زمانہ بائبل کے محاورے کے مطابق ایک **ہزار دو سو ساٹھ برس** کا ہے۔ اس واسطے ہم آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ انٹیوکس اپی فینس کے لئے پیشینگوئی نہیں کہی گئی ہے۔

مہربانی کرکے خدا کے جلال اور کلام کی عزت کی خاطر اور میری تسلی کے لئے جو سب سے حقیر ہوں اور غور فرمایئے۔ اور امید ہے کہ دیگر معزز





علاوہ بریں میری اس گذارش کی تکلیف گوارا کرینگے اور کوئی نہ کوئی بہتر جواب فرماکر بندہ کو ممنون اور مشکور فرمائینگے۔ فقط

خاکسار خادم۔ این۔ ایم واعظ

سوامی نربھیانند سے ایک نویدن

دھارمک سماچار پتر نورافشاں سے پاٹھک مہاشے گن پورن پرسنتا ہو گیے ہے۔ منڈلی کا نام سنیاسی مشن ہے۔ اور اس کے کرمچاری بڑے ودیاوان اور یوگیہ پورش ہیں۔ وے انیاتک ریتی پر گینچڑوں کی نائیں بھارت ورش میں ناصری ناتھ کی سیوا بڑے ادیم (مشقت) اور پرشرم سے کر رہے ہیں۔ پاٹھک گنوں کو یہی پرت ہو گیا ہے۔ کہ یہ منڈلی پراچین کال سے استھاپت ہے اور اپنے کام میں بہت سپھلتا پراپت کر رہی ہے۔

یہ سب سماچار ہم کو ہمارے بڑے پریمی اور مانیہ بھراتا سوامی نربھیانند بھارتی جی کے دوارے ملے ہیں ہم تن من سے ان کا دھنیہ واد مانتے ہیں۔

سمبھو (ممکن) ہے کہ جو بچار میرے من میں سرت کی نائیں پرواہت ہو رہا ہے وہی بچار کئی اور مہاشے کو بھی ہوا ہو۔ میں سوامی نربھیانند سے بنتی پوروک ایک پرشن پوچھتا ہوں۔ آشا ہے کہ وے اسکا اتر اوشیہ دینگے۔

سوامی جی۔ سوچ سہائیے!

یہ میرا سوبھاگیہ ہے کہ میں اپنے مسٹر پی کے سنگھ امرسر کی کرپا سے پتر دوارا آپ کے اتی سندر اور لابھدائک کتھاؤں (لکچروں) کو سنتا آیا ہوں۔ آپ ہی کی لیکھنی دوارا مجھے سنیاسی مشن کے کئی ایک بھیدوں سے جان کاری ہوئی۔ انہیں بھیدوں (قواعد) کو بچار کرتے ہوئے اور اس پھر منڈلی کی پراچینتا تتھا اس کی سپھلتا دن بدن ہی کا کبھی دھیان رکھ کر ہر ایک منش یہ جان جائیگا کہ اس منڈلی کا پربندھ اتیوتم اور بچارت ہے۔ اس پربندھ میں بہت سی باتیں آجاتی ہیں جن میں سے دو ایک ای آوشیک ہیں۔ (رقعات (۱) سالانہ رپٹ رپورٹ) (۲) سپتاہک وا ماسک دھارمک پتر (ماہواری مذہبی رسالہ یا اخبار)

اب میں اپنے پریمی نربھیانند جی سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کی منڈلی میں دھارمک سماچار اندباد ہوتا ہے یا نہیں؟ اور یدی کوئی ایسا پتر ہے تو آپ اس کا نام اور ملنے کا پتہ نورافشاں دوارا ہم کو بتائیے۔ مجھے بڑی ابھی لاشا ہے کہ میں ایسے پتروں کو پڑھوں اور ان پر بچار کر کے لابھ اٹھاؤں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے سنگ اور پاٹھک گن بھی آپ کی اس کرپا کے لیے جی جان و ہردیہ سے آپ کو دھنیہ باد دیتے رہیں گے۔

لیکھک۔ پربھو میں آپ کا سیوک

پی۔ جوان تی۔ بی۔ ایم۔ ایس ہاکی پور۔

مسوپوٹامیہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۲) اس پر تعجب یہ کہ جنگل کو بھی سنگل رہنے نہیں دیا بلکہ تمام درخت کاٹ دیئے گئے ہیں۔ اور کاٹے بھی جڑوں سے۔ یہاں تک کہ کفری اور موصل کے درمیان ۷ میل کے راستہ میں فقط ایک ہی درخت نظر آیا۔ حیرت کا مقام ہے کہ اگر زمین کو زیر کاشت لانے میں غفلت تھی۔ تو محکمہ جنگلات کا حالات دیکھئے کہ ۷ میل کے فاصلہ میں صرف ایک ہی درخت ہے۔ اور ہے وہ بھی خودرو

(۳) دریا کے بند بالکل لاپرواہی کی حالت میں چھوڑ گئے ہیں۔ اور مرمت کا یہ حال کہ ایک جگہ شکست بند کے باعث دریا کا پاٹ اس قدر بڑا ہوا ہے کہ ۹۰ مربع میل کے رقبہ میں طغیان سرکشانہ پیدا ہو گیا ہے

(۴) میں بغداد کے پاس دریا کی حالت ایسی ناقابل بیان ہے کہ ۱۸۸۵ء میں سیلاب نے دریا کا بند توڑ کر شہر کی راہ لی۔ اور بہت سا شمالی حصہ شہر دریا برد ہو گیا اور عمدہ زمین کا ۹۰ مربع میل پانی سے بھر گیا۔

(۵) پانی کا اس طرح پر کئی سو میلوں میں ہر سال کھڑے رہنا خطرہ سے خالی نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے کہ یہ ملک عام طور پر وبائی طاعون کا مسکن و مولد سمجھا جاتا ہے۔ جو یہاں سے دوسرے ملکوں کو پھیلتی ہے ۱۸۳۱ء میں پلیگ نے نصف آبادی شہر بغداد کی سمیٹ لی۔

(۶) لیکن محکمہ حفظان صحت کی کم توجہی فقط پلیگ کا موجب ہی نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک اور خطرناک عارضہ بنام مرض الضفدع یعنے مینڈکوں کا مرض بھی نمودار ہوا ہے۔ آپ حیران ہونگے کہ مینڈکوں کا مرض کیا ہوتا ہے؟ جناب میں ڈاکٹر تو نہیں کہ کسی مرض کے متعلق تشفی بخش جواب دینے کی جرأت کروں لیکن یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر آپ کو کبھی کسی نشیب قطعہ زمین کے نزدیک جانے کا اتفاق ہوا آپ تو دیکھینگے کہ لاتعداد مینڈکوں کی بھجن منڈلی آپ کی تشریف آوری کے موقعہ پر نہایت ہیبت ناک اور سمع خراش آواز سے مختلف سروں اور الحانوں میں استقبالیہ گیت گانے لگ جاتی ہے۔ کہ اگر آپ بھی چھوڑیں تو مینڈکوں کے شور کے باعث بالکل سنائی نہ دے پر ہمارے ناظرین اس بھجن منڈلی کی دعوت کو غائبانہ منظور نہ کرینگے۔ (باقی دارد)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ نہایت خوشخط لکھئے تاکہ پڑھنے میں دقت نہ ہو۔ (منیجر)

رسید زر

مسٹر سی۔ بسی چٹرجی	۳؍
بابو جلال مسیح اور ٹیلرس	۲؍
مسٹر فضل	۲؍
پادری آر۔ او جنکن	۲؍
ڈاکٹر ایچ۔ ایم۔ نیوٹن اشتہار	۲؍
ڈاکٹر نرنگنشو	۵؍
مسٹر سٹوارٹ	۱۲؍
پنڈت مسیح پرکاش	۳؍
مسٹر راجی داس	عہ

اشتہار

ایک نوجوان الیف۔ اے یا انٹرمیڈیٹ پاس شدہ مسیحی کیلئے رخصت پہلی جولائی ۱۹۱۸ء سے ہے درخواستیں موسنہ دوں کے ہیڈ ماسٹر پی۔ این گھوش مشن ہائی سکول جونپور۔ یوپی کے پاس پندرہ جون سے پیشتر پہنچنی چاہئیں تنخواہ حسب لیاقت مبلغ للعہ سے اصہ تک ماہواری

ضرورت

سی ایم ایس ورناکیولر مڈل سکول بلند شہر کے لئے ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو اردو مڈل یا نارمل پاس ہو یا انگریزی میٹرک ہو اور اردو میں خاصی لیاقت رکھتا ہو تنخواہ حسب لیاقت معقول دیجائیگی اپنی درخواست معہ نقول اسناد ذیل کے پتے پر بھیج دیویں۔ المشتھر:۔ پادری جان۔ ایس۔ سی سکرٹری سی ایم ایس بلند شہر

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کردی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے خرچ خوراک ماہواری فی طالب علم للعہ فیس جماعت ماہواری فی طالب علم ۳ سرکاری شرح متفرقات قیمت کتب و سٹیشنری علاوہ حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکولوں میں حاضر ہوتے ہیں۔ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں عمدہ چکن کشیدہ کاری کو رومال کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں۔ کروکو رومال فی عہ سے عـہ۔ جن کا شامل عہ سے مالـہ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوشوضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھیجیں المشتھر:۔

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول
بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

باغ عدل

ایڈیٹر مسٹر کیلب

چندہ سالانہ ۸؍ اگر کوئی زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو ۶؍ ہوگا فی کاپی المشتھر اسی۔ ایم ویری ٹی ڈی لودیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو پنجابی زبانوں میں ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انڈیا فارن سوسائٹی کیطرف سے شایع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کیلئے درخواست بھیجو مینجر پادری اسی ایم ویری صاحب لودھیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہرماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیا کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۲؍ سے لیکر عام تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	۲؍
ہندوستان و پنجاب سے معہ "	۳؍
غیر ممالک سے " "	۱۳؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ⅛ حصہ	۲؍	۳؍	عہ
چوتھائی کالم	۳؍	عہ	عـہ
نصف کالم	عہ	عـہ	۲ـہ
پورا کالم	عـہ	۲ـہ	ـہ
پورا صفحہ	ـہ	۲ـہ	۱۰ـہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ٹی ڈی ایڈیٹر و مینجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دانیل برادنہ چھپا۔